فرہنگ سیرت

﴿۴﴾

باب الہمزہ

اَبْجَرْ: حبشہ کے بادشاہ اصحم کے والد کا نام۔

ابراھیم: ابوالانبیاء حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا اسم گرامی، ان کی قوم بت پرست تھی مگر انھوں نے بچپن ہی سے بت پرستی سے انکار کردیا تھا، حق پرستی کے جرم میں بادشاہ وقت نے آپ کو ایک عظیم آگ میں ڈالا مگر وہ آگ بحکم الٰہی حضرت ابراہیمؑ کے لئے ٹھنڈک اور سلامتی والی بن گئی، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ساری زندگی خدا پرستی، حق گوئی اور فدا کاری کا بہترین نمونہ ہے اسی لئے قرآن کریم نے ان کو حَنِیْفًا مُسْلِماً (سب طرف سے کٹ کر صرف ایک خدا کا ہو جانے والا) کے خطاب سے یاد کیا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کے صاحبزادے حضرت اسماعیل کی اولاد میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔

ابنِ اَثِیْر: عزالدین ابوالحسن علی بن محمد بن محمد بن عبدالکریم الشیبانی، وفات ۶۳۰ھ، الکامل فی التاریخ کے مصنف۔

ابنِ اسحاق: محمد بن اسحاق بن یسار بن القرشی المطلبی۔ کتاب المغازی کے مصنف۔ اولین سیرت نگار۔ ۱۵۱ھ میں بغداد میں وفات پائی اور مقبرہ خیزران کی شرقی جانب مدفون ہوئے۔ امام شافعی کا قول ہے کہ جو شخص فنِ مغازی (سیرت) میں رسوخ حاصل کرنا چاہے، اس کے لئے ابن اسحاق سے اعتنا کئے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

ابنِ حَجَرْ: شہاب الدین ابوالفضل احمد بن علی العسقلانی، وفات ۸۵۲ھ/ ۱۴۴۹ء۔ معروف محقق، شارح حدیث اور مصنفِ کتبِ کثیرہ۔

ابنِ قُتَیْبَہْ: عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ الدینوری، ابومحمد۔ وفات ۲۷۶ ہجری۔ المعارف، عیون الاخبار،

ادب الکاتب وغیرہ کے مصنف۔ بغداد میں پیدا ہوئے، دینور میں قاضی رہے۔ مشہور عالم لغت، نحو، قرآنیات، حدیث، فقہ، سیرت، تاریخ وغیرہ تمام مروج علوم میں کمال رکھتے تھے۔

ابنِ ہشام: ابو محمد عبدالملک بن ہشام حمیری، وفات ۲۱۸ھ۔ السیرۃ النبویہ کے مصنف اور اولین سیرت نگار ابن اسحٰق کے شاگرد، جن کی کتاب سیرت پر مستند ترین کتاب شمار ہوتی ہے۔

ابو بکر: ابوبکر صدیق، عبداللہ بن ابی قحافہ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اول۔ سب سے پہلے اسلام لانے والوں میں نمایاں ترین نام آپ ہی کا ہے۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد اسی روز خلیفہ مقرر ہوئے۔ آپ کی خلافت کی مدت دو سال اور تین ماہ ہے۔ تیرا ہجری میں ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔

اُثَیْدَاءُ (وادی): نخلہ اور طائف کے درمیان ایک وادی، عکاظ میں ایک جگہ کا نام۔

اَجاءُ: سُمَیْرَاءُ کے بائیں جانب ایک پہاڑ۔ السکونی کہتے ہیں کہ یہ طَیّیٔ کے دو پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے جو فید کے مغربی جانب ہے۔

اَذْرِعات: شام کے اطراف میں بلقاء کے قریب ایک شہر۔

اَذْرَمَۃُ: دیار ربیعہ میں ایک قدیم بستی۔ ۴ ہجری میں مدینے سے جلاوطنی کے بعد بنی نضیر کے کچھ خاندان یہیں آباد ہوئے تھے۔

اَرْتَدُ: مکے اور مدینے کے درمیان ابواء میں واقع ایک وادی کا نام۔

اَرْحَبُ: یمن میں قبیلہ ہمدان کا ایک بڑا شہر جہاں ان کا بت یَعُوْق نصب تھا۔ یہاں کھجور کثرت سے ہوتی تھی۔

اَرْھا: نجاشی کے ایک لڑکے کا نام جس کو اس نے اسلام لانے کے بعد آپ کی خدمت میں مدینے بھیجا تھا۔

اَرِیْح: ملک شام میں ایک شہر۔ غزوۂ احد کے بعد جب بنی نضیر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا ہوا معاہدہ توڑ دیا تو آپ نے ان کو مدینے سے جلاوطن فرما دیا۔ جلاوطنی کے بعد ان میں سے کچھ خاندان تو اَذْرِعاتْ میں آباد ہو گئے اور کچھ اَرِیْح میں آباد ہوئے۔

اَرِیحا: دیکھئے اریح

اُرَیْحا: نجاشی کے ایک لڑکے کا نام۔ نجاشی نے ایمان لانے کے بعد اس کو تحائف اور حبشہ کے ساٹھ آدمیوں کے ہمراہ آپ کی خدمت میں بھیجا تھا، لیکن جس کشتی میں یہ لوگ سوار تھے وہ سمندر میں ڈوب گئی۔ اس طرح ان میں سے کوئی بھی خدمت نبوی میں باریاب نہ ہو سکا۔

اُسَامَۃ بن زید: یہ آپ کے غلام زید بن حارثہ کے بیٹے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے بہت محبت تھی، ۵۴ھ میں وفائی پائی۔

اِسۡتِبۡضَاع: زمانۂ جاہلیت میں رائج عربوں میں نکاح کے طریقوں میں سے ایک طریقہ۔ اس کی صورت یہ تھی کہ جب عورت حیض سے پاک ہو جاتی تو خاوند اس سے کہتا کہ فلاں شخص کے پاس پیغام بھیج کر اس کی شرم گاہ حاصل کرو (یعنی اس سے زنا کراؤ) اور اس دوسرے شخص سے حمل ظاہر ہونے تک خاوند اپنی بیوی سے الگ رہتا تاکہ لڑکا شریف النسب ہو، ہندوؤں میں ایسے نکاح کو نیوگ کہتے ہیں۔

اُسۡقُف: ابو حارث بن علقمہ کا لقب۔ لاٹ پادری۔ عیسائیوں کا بڑا پادری۔ یہ شخص نجران میں عیسائیوں کے مذہبی امور کی نگرانی کرتا تھا۔

اسمٰعیل: ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بڑے صاحبزادے کا اسم گرامی جو بڑھاپے میں بڑی دعاؤں کے بعد پیدا ہوئے تھے، حضرت اسماعیل علیہ السلام جب ذرا بڑے ہوئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں حضرت اسماعیل کو اللہ کی راہ میں ذبح کرنے کا حکم دیا گیا، حضرت ابراہیم فوراً شام سے مکے آئے اور حضرت اسماعیل کا ہاتھ پکڑ کر جنگل کی طرف چل دیئے اور بیٹے کو اپنے خواب کے بارے میں بتا کر اس کی رائے لی۔ بیٹے نے جواب دیا کہ اللہ نے آپ کو جس بات کا حکم دیا ہے آپ اس کو کر گزریئے، اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ حضرت ابراہیم نے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹا کر گردن پر چھری پھیرنی شروع کی تو اللہ نے ایک دنبہ حضرت ابراہیم کے پاس بھیج دیا اور حضرت اسماعیل کے بدلے میں اس کو قربان کرنے کا حکم دیا، اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کی یاد کے طور پر ملت ابراہیمی میں قربانی کو جاری کر دیا، کچھ عرصے کے بعد حضرت ابراہیم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت اسماعیل کے ساتھ مل کر اللہ کے مقدس گھر بیت اللہ کو تعمیر کیا، پھر حضرت اسماعیل ہی اس کے امام و متولی قرار پائے۔

اَلظَّرِبُ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک گھوڑے کا نام۔ فروۃ بن عمر الجذامی نے آپ کو ہدیہ کیا تھا۔

اعراب: ریگستانوں اور پہاڑی علاقوں کی کھلی فضا میں خیموں میں رہنے والے عرب قبائل۔ ان کو اہل بادیہ بھی کہتے ہیں۔

الاَعۡرَافُ: عرب میں بہت سے ایسے شہر ہیں جن کو اعراف کہا جاتا ہے۔ اعراف لُبۡنٰی، اعراف عَمۡرۃ،

اعراف نخل وغیرہ

اَلْعُلا تبوک اور مدینہ منورہ کے تقریباً وسط میں ایک اہم شہر، اس کے شمال مشرق میں قوم صالح کی بستیوں (مدائن صالح) کے کھنڈرات ہیں، قرآن کریم میں اسے الحجر کہا گیا ہے۔ تبوک جاتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں ٹھہرے تھے۔ دیار غطفان میں بھی اس نام کی ایک جگہ ہے۔

اَعِنَّۃ: مکے میں لڑائی اور گھڑ دوڑ کے لئے گھوڑوں اور سواروں کا انتظام۔ یہ کام بنومخزم کے سپرد تھا۔

الاُقَیْصِرُ: بنوقُضَاعَۃ کے بت کا نام۔ لوگ یہاں حج کرنے آتے اور سر منڈاتے تھے۔

اَکَمَۃ: یمامہ میں فَلَج کی بستیوں میں بنی جَعْدہ کی ایک بڑی بستی جہاں کھجور کثرت سے ہوتی ہے۔

ام اسامہ بن زید بن حارثہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیز تھیں۔

ام مکتوم عاتکہ (رضی اللہ عنہ): حضرت عبداللہ ابن ام مکتوب کی والدہ

اموال مُحَجَّرَۃ: کعبہ پر چڑھائے جانے والے اموال کی حفاظت کا انتظام کرنا۔

اَنَـسُ بن مَـالِکٍ: انس بن مالک بن النضر الانصاری النجاری دس سال تک آپ کی خدمت کی، ۹۰ھ میں وفات پائی۔

اَنْمَارُ (بنو): یہ عدنانی قبیلہ ہے جو بنولُکَیْر بن اقصی بن جدیلہ بن سعد بن ربیعہ بن نزار کی شاخ ہے۔

اُوْر: بائبل کے مطابق حضرت ابراہیم جنوبی عراق کے شہر اُور میں پیدا ہوئے تھے اور وہیں سے حَـرَّانْ اور پھر فلسطین کی طرف ہجرت کی تھی، لیکن یہ صحیح نہیں۔ صحیح یہ ہے کہ آپ کی پیدائش کُوْثَیٰ قصبے میں ہوئی تھی۔ البتہ آگ سے صحیح سلامت بچ نکلنے کے بعد آپ اُور چلے گئے تھے۔

ایام تَثْلِیْثُ: ایام العرب میں سے ایک دن۔

اَیْھَمْ: نجران کے عیسائیوں کے ایک پیشوا شُـرَحْبِیْـل کا لقب۔ یہ ان کے سیاسی اور تمدنی امور کی نگرانی کرتا تھا۔

باب الباء

اَلْبَتْرَاءُ: آپ ﷺ کی ایک چھوٹی زرہ کا نام۔

بُحَیْرَۃُ اَحْمَرْ: یہ براعظم افریقہ اور جزیرۂ نمائے عرب کے مابین واقع ہے۔ اس کے مشرق میں سعودی عرب ویمن اور مغرب میں مصر وسوڈان اور اریٹریا واقع ہیں، اریٹریا اور سوڈان سے متصل ایتھوپیا یعنی حبشہ کا ملک ہے، ماضی قدیم میں اریٹریا حبشہ میں شامل رہا ہے۔

بحیرۂ عرب: اس کے شمال میں یمن، عمان اور پاکستان ہیں، مشرق میں بھارت اور مغرب میں ساحل افریقہ ہے۔

بدوی: ریگستانوں اور پہاڑی علاقوں کی کھلی فضا میں خیموں میں رہنے والے عرب قبائل۔

بَرْثَانُ: مدینے کے قریب مَلَلُ اور اُولَاتُ الْجَیْش (ذَاتُ الْجَیْش) کے درمیان ایک وادی، بدر جاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس راستے سے گزرے تھے۔

بَرَکَۃَ: ام ایمن۔ ابتدائی زمانے میں ایمان لائیں۔ ابوعمر کے بقول دومرتبہ ہجرت کی۔ حضرت عثمان کی خلافت کے ابتدائی دور میں وفات پائی۔

بَرَکَۃَ ام اَیْمَن الْحَبَشِیَّۃَ: یہ ام حبیبہ کے ساتھ حبشہ میں تھیں۔

بَرِیْرَۃُ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کنیز کا نام۔ یہ بھی احتمال ہے کہ یہ حضرت عائشہؓ کی کنیز ہوں اور مجازی طور پر آپ کی طرف منسوب ہوں۔

بُطَیْحَاءُ: ۱۷ ہجری میں خلیفہ دوم حضرت عمرؓ نے جب مسجد نبوی کی توسیع کی تو مسجد سے باہر ایک چبوترہ سا بنا دیا تھا جسے بُطَیْحَاءُ کہتے تھے، اور فرمایا کہ جو شور وغل کئے بغیر نہ رہ سکے یا اونچی آواز سے بات کرنا چاہے یا شعر پڑھنا چاہے تو وہ مسجد سے نکل کر یہاں آ بیٹھے، بعد کی کسی توسیع میں بطیحاء کو بھی مسجد کے اندر شامل کر لیا گیا۔

البَطِیْحَۃُ: بصرہ اور داسط کے درمیان ایک وسیع قطعۂ ارض۔

بَطْلِیْمُوْس: یونان کے بادشاہوں میں سے ابتدائی بادشاہ۔ یونان بن یافث بن نوح کی اولاد سے تعلق تھا۔

البکری: عبداللہ بن عبدالعزیز البکری۔ مشہور مصنف۔ معجم ما استعجم من اسماء البلاد والمواضع کے مولف۔ یہ کتاب مصطفیٰ السقا کی تحقیق کے ساتھ عالم الکتب بیروت سے شائع ہو چکی ہے۔ ۴۸۷ھ میں وفات پائی۔

بَلْخَعُ: یمن میں ارضِ حِمْیَرْ میں ایک جگہ جہاں حمیر کی شاخ ذوالکلاع نے عبادت کے لئے نسر نامی بت نصب کر رکھا تھا۔

بِئْرُ جَاسِمْ: راتج میں ابوالہَیْثَم التَّیِّہَانَ بن التَّیِّہَان کے کنویں کا نام۔ آپ اس کنوئیں کا پانی بھی پیتے تھے۔ اس کا پانی بہت عمدہ اور پاکیزہ تھا۔

بِئْرُ جَمَلُ: وادیٔ عقیق کے آ[illegible] جرف کے نواح میں [illegible]قع تھا۔

بِئْرُ ذَرْعٌ: اس کو بئر بنی خَطْمَہْ بھی کہتے ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی خطمہ

میں آئے۔ پھر آپ نے ان کی مسجد میں نماز پڑھی پھر آپ ان کے کنوئیں (ذرع) کی طرف
گئے اور اس کے کنارے بیٹھ گئے اور وضو کیا۔

بِئْرُ الْعَبِیْرَہ: اس کو بئر بنی امیہ بن زید بھی کہتے ہیں۔ آپ نے اس کنوئیں کا پانی پیا تھا۔ آپ نے اس کا نام
دریافت فرمایا تو آپ کو بتایا گیا کہ اس کا نام العبیر ہ ہے۔ آپ نے اس کو تبدیل کر کے اس کا نام
السیر ہ کر دیا۔

البَیْضَاء: آپ کے ایک نیزے کا نام جو حربہ سے بڑا تھا۔

باب الثاء

ثابت بن قَیس: ثابت بن قیس بن شماس بن زُہیر بن مالک بن امرئ القیس بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن
الخزرج بن الحارث الانصاری: ان کو خطیب الانصار اور خطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا
جاتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جنت کی بشارت دی تھی۔ حضرت ابوبکرؓ کے دور
خلافت میں جنگ یَمَامَۃ میں شہید ہوئے۔

باب الجیم

جَابِرُ بن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ: کنیت ابوعبداللہ، جابر بن عبداللہ۔ خزرج کے قبیلے بنی
جشم سے تعلق۔ مشہور صحابی۔ دونوں بار بیعتِ عقبہ میں اپنے والد کے ساتھ شریک رہے اور
بدر سمیت اکثر غزوات میں شرکت کی۔ ان کے والد اُحد میں شہید ہوئے۔ ۷۸ھ میں ۹۴
سال کی عمر میں مدینے میں وفات پائی۔ آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔

الجَامِعُ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قینچی کا نام۔

الْجَدْعَاءُ: آپ کی ایک اونٹنی کا نام ہے، ابن الجوزی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ القصوا، العضباء اور الجدعاء
ایک ہی اونٹنی کے نام ہیں، اور بعض کہتے ہیں القصواء ایک علیحدہ اونٹنی ہے اور العضباء اور
الجدعاء دونوں نام ایک علیحدہ اونٹنی کے ہیں۔

جُرَادُ: دیار بنی تمیم میں المرُوت کے قریب پانی کی ایک جگہ۔

جزیرہ نماء عرب: جس خشکی کے تین طرف سمندر ہو اس کو جزیرہ نما کہتے ہیں، چناں چہ جزیرہ نمائے
عرب کے مشرق میں خلیج فارس اور خلیج عمان ہیں، جنوب میں بحیرۂ عرب اور مغرب میں بحیرۂ
احمر (بحر قلزم) واقع ہیں، چوتھی جانب شمال میں عراق اور اردن ہیں۔

جَلْسَدُ: حضرموت میں واقع ایک بت۔ قبائل حضرموت اور کندہ اس بت کو پوجتے تھے۔

باب الحاء

حَاتِمُ: آپ کے ایک غلام کا نام، وہ خود کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ۱۸ دینار میں خرید کر آزاد فرما دیا تھا۔ پھر میں آپ کے ساتھ ۴۰ سال رہا۔

حِسْما: آپ کے ایک غلام کا نام، رفاعۃ بن زید الخزامی نے آپ کو ہدیہ کیا تھا۔

حَضَرِیْ: وہ عرب قبائل جو شہروں اور قصبوں میں رہتے تھے۔

حُلْوانُ الکَاھِنِ: (کاہن کی مٹھائی) وہ اجرت جو کاہن اپنے کام پر لیتے ہیں۔

حَمْزَہْ: حضرت حمزہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اور رضاعی بھائی۔ بعثت کے دوسرے یا تیسرے سال اسلام لائے۔ شوال ۳ھ میں غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔

حَنْتَمْ: سبز لاکھ کا برتن۔ سبز روغن کیا ہوا برتن، آپ نے ایسے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا اس لئے کہ اس کی چکنائی کی وجہ سے اس میں جلد نشہ آجاتا ہے۔

حنیف: حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب، اہل عرب نے دین ابراہیم کو حنیفیت کا نام دیا ہوا تھا، پھر مرور زمانہ کے ساتھ وہ دین ابراہیمی کو چھوڑ کر بت پرستی اور ستارہ پرستی میں مبتلا ہوتے گئے، اس کے باوجود آغاز اسلام کے وقت بھی عرب میں بعض ایسے لوگ موجود تھے جو تلاش حق میں بے تاب اور ملت ابراہیمی کے صحیح عقائد کی تلاش وجستجو میں سرگرداں تھے۔ ان میں قیس بن ساعدہ ایادی، ورقہ بن نوفل قریشی اور زید بن عمرو بن نفیل قریشی بھی تھے۔

اَلْحِیْفُ: آپ کا ایک گھوڑا جو ربیعہ بن ابی ابراء نے آپ کو ہدیہ کیا تھا۔

باب الخاء

خبَّابْ: خباب بن ارت بن سعد بن خزیمہ بن کعب رضی اللہ عنہ۔ صحابئ رسول، سابقون الاولون میں سے ہیں۔ ۶ نبوی میں ایمان لائے، بدر سمیت تمام اہم غزوات میں شریک رہے۔ بعد میں کوفے چلے گئے تھے، وہیں پر ۳۷ھ میں وفات پائی۔

خَبْتٌ: بنی کلب کے پانی کی ایک جگہ یا کنواں۔

خِدْن: اسلام سے پہلے عربوں میں رائج نکاح کی ایک قسم۔ یہ نکاح گواہوں کے بغیر کیا جاتا تھا اور اس کو پوشیدہ رکھا جاتا تھا۔

خطیب البغدادی: ابوبکر احمد بن علی، وفات ۴۶۳ھ، تاریخ بغداد کے مصنف۔

خِفَارَۃ: وہ اجرت جو اموال تجارت کو ایک جگہ سے دوسرے جگہ بحفاظت پہنچانے کے لئے قبائل کو دی جاتی تھی۔

خَولَۃ: آپ کی کنیز اور حفص بن سعید کی دادی۔

خَیوَانُ: ابن الکلبی کہتے ہیں کہ مکہ سے دو رات کی مسافت پر صنعاء میں ایک بستی۔ یمن کا ایک شہر۔

باب الدال

دَارِین: قدیم بحرین یعنی سعودی عرب کے موجودہ صوبہ اَلاَحْسَاءکی بندرگاہ تھی، ہندوستان سے مشک یہاں آتی تھی۔

دُبَاءُ: سوکھے کدو کا خول۔ اس میں نبیذ بنانے سے (نبیذ میں) جلد نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔

دِحیَۃُ بن خلیفہ الکلبی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کا نام۔ آپ نے ان کو اپنا نامۂ مبارک دے کر قیصر روم کے پاس بھیجا۔ حضرت دحیہ نے آپ کا نامہ مبارک بصریٰ کے حاکم کے توسط سے قیصر کو پیش کیا جو ان دنوں بیت المقدس آیا ہوا تھا۔ قیصر نے نامہ مبارک کو سر آنکھوں پر رکھا اور اس کو بوسہ دیا، پھر اس کو کھول کر پڑھا، اور حضرت دحیہ سے ایک دن کی مہلت مانگی تا کہ وہ سوچ کر اس کا جواب دے سکے، دوسرے دن قیصر نے حضرت دحیہ کو تنہائی میں بلا کر کہا کہ خدا کی قسم میں خوب جانتا ہوں کہ تمہارے دوست نبی مرسل ﷺ ہیں، مجھے اندیشہ ہے کہ روم کے لوگ مجھے قتل نہ کر دیں، اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا تو میں ضرور ان کی اتباع کرتا۔

الدَّقَنُ: آپ ﷺ کی ہاتھ کی چھڑی کا نام جو ایک گز لمبی تھی۔

دُلدُلُ: آپ ﷺ کے خچر کا نام جو مقوقس نے آپ کو ہدیہ کیا تھا اور یہ اسلام میں پہلا خچر تھا جس پر سواری کی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں اور اپنے سفروں کے دوران اس پر سوار ہوتے تھے۔ غزوۂ حنین میں آپ اسی پر سوار تھے۔ حضرت عثمان نے بھی اس پر سواری کی۔ ان کے بعد حضرت علی نے اس پر سوار ہو کر خوارج کے خلاف قتال کیا، حضرت علی کے بعد ان کے بیٹے حضرت حسن اور حسین نے بھی اس پر سواری کی۔ پھر ان کے بعد محمد ابن الحنفیہ نے اس پر سواری کی۔

دُنَیسِرُ: ماردین کے قریب ایک عظیم اور مشہور شہر۔ ماردین اور دُنَیسر کے درمیان دو فرسخ کا فاصلہ ہے۔

باب الذال

ذَاتُ النِّطاقَین: اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کا لقب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر ہجرت کے موقع پر انہوں نے تھیلی کا منہ باندھنے کے لئے اپنے نطاق کے دو حصے کر کے ایک حصے سے زاد راہ کی تھیلی کا منہ باندھ دیا تھا، یہ دیکھ کر آپ ﷺ نے ان کو ذات النطاقین کے لقب سے مخاطب فرمایا۔

ذُبَانُ العِیص: قبیلہ عیص کے پانی کی جگہ۔

ذُو الْکَعُبَاتْ: بنو بکر، تغلب اور ایاد کا بت جو سِنداد میں تھا۔

ذُوْمِخمَرْ: نجاشی کا بھتیجا یا بھانجا جس کو اس نے آپ ﷺ کی خدمت کے لئے آپ کے پاس بھیجا تھا۔

باب الراء

رَاسِبُ: مکہ اور طائف کے درمیان قبیلہ خَثْعَم کی ایک بستی کا نام۔

رَامَۃُ: بصرہ سے مکے جانے والے راستے کی ایک منزل کا نام جو الرَّمَادَۃُ سے ایک رات کی مسافت پر ہے، رامۃ اور بصرہ کے درمیان ۱۲ مرحلوں کی مسافت ہے۔

رَبَض: فُرع کے علاقے میں ایک چشمہ جس سے کھجور کے بے شمار درخت سیراب ہوتے ہیں۔

رَزَیْنَۃ: ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہ کی کنیز۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتی تھیں۔

رُضَاءُ: یہ بنی ربیعہ بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم کا بت کدہ تھا۔

رُفَیْدَہ: ایک صحابیہ کا نام جو ثواب کی خاطر زخمیوں کا اعلاج اور ان کی خدمت کیا کرتی تھی۔

رُمّ: مکہ کے کنوؤں میں سے ایک کنواں جو حضرت خدیجہؓ کے گھر کے قریب تھا۔

الرَّمَادَۃُ: بصرہ سے مکہ جانے والے راستے کے وسط میں ایک شہر، جو القریتین سے آگے ہے۔

رمَّانُ: بلاد طَیِّئ میں سَلْمی پہاڑی کے مغربی جانب ایک پہاڑ۔

باب الزاء

زَاجِرُ: جانوروں کی آوازوں اور ان کی حرکات و سکنات سے حالات معلوم کرنے والا اور غیبی خبریں بتانے والا۔

زبیر بن عوام: ابوعبداللہ زبیر بن عوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصیٰ رضی اللہ عنہ۔ معروف

صحابی، عشرۂ مبشرہ میں شامل ہیں۔ ان کا لقب حواریٔ رسول ﷺ ہے۔ جنگ جمل ۳۶ ھ میں وفات پائی۔

زید: ابوطلحہ، زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو الانصاری الخزرجی۔ مشہور صحابی۔ بیعت عقبی میں شریک تھے۔ ۵۰ھ میں وفات پائی۔

باب السین

سَبْحَۃُ: آپ کے گھوڑے کا نام جو بہت تیز اور جری تھا۔

سَبَخَۃُ: وہ زمین جس میں بہت زیادہ گندھک ہو، شور والی زمین۔ جمع سِبَاخ

سَجسج: اس کو روحاء بھی کہتے ہیں۔ دیکھیے روحاء

السَحاب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عمامہ کا نام۔

السُّداد: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کمان کا نام۔

السُّرّ: حجاز میں جبل قُدس کے قریب دیار مزینہ میں ایک جگہ۔

سرر: ایک وادی جو یمامہ سے نکل ارض حضر موت کی طرف جاتی ہے۔

السَرَر: مکہ سے چار میل پر ایک وادی جہاں ستر انبیا کی ولادت ہوئی۔ بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ یہ مازمین میں منیٰ میں ایک جگہ تھی، جہاں ایک بڑا درخت تھا۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ اس درخت کے نیچے ستر انبیا کی آنول کاٹی گئی یعنی اس درخت کے نیچے ستر انبیاء کی ولادت ہوئی۔

سَعْد: یہ بنو ملکان بن کنانہ کا بت تھا جو ایک چٹیل میدان میں ایک بڑی چٹان کی صورت میں رکھا تھا۔

سَعْد بن ابی وقاص: ابو اسحاق الزہری رضی اللہ عنہ سعد بن ابی وقاص ابو اسحاق۔ مشہور صحابی، پہلے صحابی جنہیں جہاد میں مال غنیمت میں سے حصہ ملا۔ اس وقت ان کی عمر سترہ سال تھی۔ سن ۵۵ھ میں وفات پائی۔

سفارۃ: قبائل میں مراسلت اور خط و کتابت۔ یہ منصب بنو عدی کے پاس تھا۔

سَقْف: اُحُد کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ، اَجَــاءُ سے پہلے پانی کی ایک جگہ۔ دیار طَیِّئ میں ایک پہاڑ۔ دیار طَیِّئ کی وادیٔ قَصّہ میں پانی کا ایک گھاٹ یا منزل۔

سَقِیفَۃ: سائبان۔ چوپال، چبوترہ، پتھروں اور اینٹوں سے بنا ہوا شات نما احاطہ۔ ہر قبیلہ کا اپنا ثقیفہ ہوتا تھا جہاں وہ اپنی مجلسیں منعقد کرتے تھے۔

السُّکُرَّجۃ: ایک چھوٹا برتن جیسے تشتری یا پیالی جس میں سالن یا ایسی ہی چیز مثلاً چٹنی، اچار وغیرہ ڈال کر کھاتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے برتن میں کبھی نہیں کھایا، اور نہ میز پر یا چوکی پر کھایا۔

سِنْدَادُ: العذیب میں ایک محل۔ حیرہ میں ایک نہر کا نام جہاں ایک قصر تھا اور عرب کے لوگ اس کا حج کرتے تھے۔ قبیلہ ایاد کی منازل میں سے ایک جگہ جو بعد میں آباد ہونے والے سوادِ کوفہ کے زیریں حصے میں اور نجران کوفہ کے پیچھے تھی۔

سُنَیْنہ (ابن): ایک یہودی تاجر جس کو حویصہ خاندان کا محسن خیال کیا جاتا تھا۔ کعب بن اشرف کے قتل کے بعد آپ نے صحابہ کو اجازت دے دی تھی کہ اس طرح کے یہودیوں کو جہاں کہیں پاؤ قتل کر ڈالو۔ اس پر حضرت محیصہ بن مسعود الاوسی نے اس کو قتل کر دیا۔

السیل الکبیر: مکہ سے تقریباً ۹۴ کلومیٹر پر شمال مشرق میں واقع ہے، یہ ایک برساتی نالہ ہے جسے قدیم زمانے میں نخلہ کہتے تھے۔ ۲رہجری میں نخلہ کے مقام پر مسلمانوں کی ایک ٹولی اور مکے کے تجارتی قافلے میں جھڑپ ہوئی تھی، یہی جھڑپ غزوۂ بدر کا سبب بنی تھی۔

سیوطی: ابوبکر جلال الدین عبدالرحمٰن، تقریباً ہر فن میں انہوں نے کتب تحریر کی ہیں۔ سیرت میں الخصائص الکبریٰ زیادہ معروف ہے۔ اس کا اردو ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔ وفات ۹۱۱ھ/ ۱۵۰۵ء

باب الشین

شَرَیٰ (ذو): دوس اور ازد قبائل کے بت کا نام جو عُسیر کے علاقے میں پوجا جاتا تھا۔

الشَّراۃ: دیار بنی کلاب میں ایک پہاڑ کا نام۔ نجد کے علاقے دیارِ طَیِّی میں ایک پہاڑ۔ مکے کے قریب ایک جگہ۔

شُرَحْبِیل: ابوسعد بن سعد الخطمی الانصاری، اپنے عہد کے متقی لوگوں میں شمار ہوتا تھا۔ انہوں نے زید ابن ثابت، ابوہریرہ، ابوسعید خدری، ابن عباس، اور ابن اسحٰق وغیرہ سے روایت کی ہے۔ اپنے عہد میں مغازی کے سب سے بڑے عالم شمار ہوتے تھے۔

شُرَحْبِیل (یا اَیْهَم): ابن وداعہ سید۔ نجران کے عیسائیوں کا مذہبی پیشوا۔

شِرْک: شرک عرب کا سب سے بڑا مذہب تھا۔ شرک کے معنی یہ ہیں کہ اللہ کو مانتے ہوئے اس کی صفات میں اوروں یعنی بتوں، جنوں اور فرشتوں وغیرہ کو شریک کرنا۔

الشَّریٰ: تہامہ میں ایک پہاڑی مقام۔

شِغَار: اسلام سے پہلے عربوں میں رائج نکاح کی ایک صورت۔ اس میں ایک شخص اپنی بیٹی دوسرے کے نکاح میں دے کر اس کے بدلے اس کی بیٹی سے خود نکاح کر لیتا تھا اور ان خواتین کا کوئی مہر نہیں ہوتا تھا۔

الشَّوْرَانُ: مدینے سے ۳ میل پر دیاری بنی سلیم میں ایک وادی۔

شوریٰ: اہم معاملات میں باہم مشورہ۔ یہ عہدہ بنو اسد بن عبدالعزیٰ کے پاس تھا۔

باب الصاد

صابی: ستارہ پرست۔ ستارہ پرستی قدیم اہلِ بابل کا مذہب تھا جو سامی الاصل تھے۔ یمن کے قحطانیوں میں بالخصوص ستارہ پرستی رائج تھی۔ عربوں نے تمام طبعی کام ان ستاروں کے طلوع وغروب سے وابستہ کر رکھے تھے، اگرچہ صابئ عرب میں موجود نہ تھے، مگر ان کے معتقدات کا عربوں پر اثر تھا چناں چہ یمن کے حمیری سورج پرست تھے شمال کے بنو کنانہ قمر پرست تھے۔ قبائل لخم، خزاعہ، قریش اور قیس شِعْریٰ ستارے کی پرستش کرتے تھے۔

الصَّادِرَۃُ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پانی پینے کا آبخورہ۔

صَعْدَۃ: یمن میں ایک بڑا تجارتی شہر جہاں ہر شہر سے لوگ تجارت کے لئے آتے ہیں، اس کے اور صنعا کے درمیان ۶۰ فرسخ اور اس کے اور خَیْوَان کے درمیان ۱۶ فرسخ کی مسافت۔

صُفَیْنَۃُ: مکہ سے دو دن کی سافت پر ایک بستی جہاں نخلستان ہیں اور زراعت ہوتی ہے۔

باب الطاء

الطَّرْف: آپ کے ایک گھوڑے کا نام۔ غزوۂ تبوک میں آپ نے اپنے گھوڑے الطرف کے پاس کھڑے ہو کر اس کی پیٹھ کو اپنی چادر سے پونچھنا اور ملنا شروع کیا جو زردی مائل سرخ رنگ کا تھا۔ لوگوں کے پوچھنے پر آپ نے فرمایا تمہیں کیا معلوم جبرئیل علیہ السلام نے مجھے ایسا کرنے کے لئے کہا ہے۔

باب الظاء

ظَلِمٌ: الـقَبَـلِیَّـۃُ کی وادیوں میں سے ایک وادی۔ ایک بلند سیاہ پہاڑ جس پر کوئی چیز نہیں اگتی۔ اضم اور جبل جہینہ کے درمیان حجاز کا ایک پہاڑ۔

ظِہَارُ: دورِ جاہلیت میں طلاق کی ایک صورت، اس میں اگر خاوند اپنی بیوی سے کہہ دیتا کہ تو مجھ پر میری ماں کی کمر کی طرح ہے تو بیوی اس پر ہمیشہ کے لئے حرام سمجھی جاتی تھی۔ اسلام نے اس کو ختم کر کے اس کا کفارہ مقرر کیا ہے۔ اگر کسی شخص نے بیوی سے ظہار کیا اور تشبیہ خواہ ماں سے دی ہو یا کسی بھی ایسی عورت سے جس سے نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہے تو ایسا شخص غلام یا کنیز آزاد کرے یا لگاتار دو ماہ کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

باب العین

عَارِفُ: دیکھئے عَرَّافُ.

عَاقِبُ: اس کا نام عبدالمسیح تھا اور یہ نجران میں عیسائیوں کا امیر تھا۔

عَائِفُ: قدموں کے نشانات اور دوسرے آثار سے باتوں کی تہہ تک پہنچنے والا۔

عبد اللہ بن حذافہ السھمی: یہ آپ کے قاصد تھے اور آپ کا نامۂ مبارک لے کر ایران کے بادشاہ کسریٰ کے پاس گئے تھے، کسریٰ کا نام پرویز بن ہرمز بن نوشیرواں تھا۔ حضرت عبداللہ جب ایران پہنچے تو خسرو پرویز نینویٰ میں مقیم تھا اور قیصر روم سے جنگ کی تیاری کر رہا تھا، کسریٰ نے حضرت عبداللہ کو دربار میں طلب کیا تو انہوں نے نہایت سادگی اور بے باکی سے دربار میں حاضر ہو کر آپ کا نامۂ مبارک اس کو پیش کر دیا، پھر اس نے ترجمان کو بلا کر اس کو پڑھنے کا حکم دیا۔ اہل دربار نے یہ منظر بڑی حیرت وتعجب سے دیکھا کیوں اتنے معمولی لباس اور اس قدر سادگی اور بے باکی سے آج تک خسرو کے دربار میں کوئی نہیں آیا تھا۔

خسرو نے طیش میں آ کر آپ کا والا نامہ چاک کر دیا اور غضب ناک ہو کر کہنے لگا کہ ہمارے غلام کو یہ جرأت کہ ہمارے نام اس طرح خط لکھے، یمن کے گورنر کو حکم دیا جائے کہ وہ اس کو پکڑ کر ہمارے دربار میں بھیج دے، حضرت عبداللہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام واقعہ بیان کیا، آپ ﷺ نے فرمایا کسریٰ کا ملک ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

عبد اللہ بن مسعود: سابقون اولون میں سے معروف فقیہ صحابی رضی اللہ عنہ۔ آپ ﷺ کے جوتے سنبھالنے والے۔ جب آپ کھڑے ہوتے تو آپ کو پہناتے اور جب آپ بیٹھ جاتے تو اپنی بغل میں رکھتے۔ ۳۰ھ میں وفات پائی۔

عَبْلَاءُ: اصمعی کے بقول اعبل اور عبلاء سفید کنکریوں کو کہتے ہیں، ابو عمر کہتے ہیں عبلا قیس کے

علاقے میں تانبے کی کان ہے، یہ تربہ کے قریب مکہ سے صنعاء کے راستے پر چار رات کے فاصلے پر ہے۔

غبیس (ام): قریش کی ایک کنیز جس کو اسلام لانے کی پاداش میں طرح طرح کی اذیتیں دی جاتی تھیں۔ حضرت ابوبکر نے خرید کر ان کو اللہ کی راہ میں آزاد کیا۔

عرّاف: ماضی کی غیبی خبریں بتانے والا۔ اس کو عارف بھی کہتے ہیں۔

عرب بائیدہ: وہ عرب جن کی نسلیں ظہور اسلام کے وقت ختم ہو چکی تھیں یا اپنی انفرادیت کھو بیٹھی تھیں، ان میں عاد و ثمود، طسم، جدیس، جرہم اولیٰ اور عمالقہ شامل تھے۔

عروہ بن زبیر: ۲۹ ہجری میں پیدا ہوئے۔ فقیہ اور عالم کی حیثیت سے شہرت رکھتے ہیں بلکہ فقہائے مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

عسِیْبُ نَخْلَۃ: کھجور کی شاخ جسے آپ چھڑی کے طور پر استعمال کرتے تھے۔

عَسِیْر: تہامہ میں ایک جگہ،

العسیر: مدینے میں ابی امیہ مخزومی کا کنواں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام بدل کر الیسیر کر دیا تھا۔

اَلعضباءُ: آپ کی ایک اونٹنی کا نام۔ آپ کی وفات کے بعد اس اونٹنی نے کھانا پینا ترک کر دیا تھا یہاں تک کہ اس کی موت واقع ہوگئی۔

عُفَیْر: آپ کے ایک گدھے کا نام۔ مقوقس نے یہ دلدل نامی خچر کے ساتھ آپ کو ہدیہ کیا تھا۔ یہ حضرت معاویہ کے زمانے تک زندہ رہا۔

عُقْبۃُ بن عامِرٍ: ... کے دوران آپ کے خچر کو پکڑ کر چلنے والے۔ فرائض اور کتاب اللہ کے عالم تھے۔ فصیح اور عظیم الشان شاعر تھے۔ سن ۵۸ میں وفات پائی۔

عمارۃ: بیت اللہ کا عام انتظام اور دیکھ بھال تاکہ کوئی شخص حرم کے اندر لڑائی جھگڑا اور شور و غل نہ کرے۔ بنو ہاشم کا ایک عہدہ۔

عمرو بن امیہ ضمری: یہ محرم ۷ ہجری میں آپ ﷺ کا نامہ مبارک لے کر حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے پاس پہنچے۔ اس خط سے پہلے اور بعد میں بھی آپ نے نجاشی کو خطوط بھیجے۔ نجاشی نے آپ کے نامۂ مبارک کو آنکھوں سے لگایا اور تخت سے اتر کر زمین پر بیٹھ گیا، اسلام قبول کیا، حق کی شہادت دی اور آپ کے والا نامہ کا جواب لکھوایا۔

عُمیانِس: قضاعہ کی شاخ بنو خولان کے بت کا نام جو سرزمین خولان میں نصب تھا۔ اپنے خیال کے مطابق لوگ اپنی کھیتیوں اور جانوروں کو اس بت اور اللہ عز وجل کے درمیان تقسیم کرتے تھے، پھر اگر اللہ کے حصے میں عمیانس کے حصے سے کچھ شامل ہو جاتا تو جو زائد حصہ اللہ کے حق میں شامل ہو جاتا تو اس کو عمیانس کے حصے میں واپس ڈال دیتے تھے اور اگر اللہ کے حصے سے عمیانس کے حصے میں کچھ شامل ہو جاتا تو وہ اس کو اللہ کے حصے میں واپس نہیں ڈالتے تھے، اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: فَقَالُوا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ج فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ج وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ط سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ O (الانعام:۱۳۶)

اَلْعَنَزَۃُ: ایک چھوٹا نیزہ، جو اس عصا کی شکل کا ہوتا ہے جس کے نیچے شام لگی ہوئی ہو۔

عیسائی: حضرت عیسیٰ اور انجیل پر ایمان رکھنے والے، ان کو انصاری بھی کہتے ہیں۔ روم اور حبشہ کا سرکاری مذہب عیسائیت تھا۔ غسان، لخم، جذام اور مذحج کے قبائل عیسائی تھے، عراق میں تنوخ اور تغلب کے قبائل نے عیسائیت قبول کر لی تھی۔ نجد میں آباد قبیلہ طَیّئ بھی عیسائی تھا۔ یمن میں نجران ان کا بہت بڑا مرکز تھا۔ خود قریش میں بنو اسد کے بعض افراد عیسائی تھے۔

عینُ الزَرقاء: مدینے منورہ کا ایک اہم ترین چشمہ۔ اس کا اجرا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حکم سے ہوا تھا، مدینے کا پانی ہلکا، سرد اور شریں ہے۔

باب الغین

اَلْغَرَّاءُ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لگن جس میں چار حلقے تھے اور اس کو چار آدمی اٹھاتے تھے۔

غَرْقَدُ: ایک درخت جسے انگریزی میں (Box wood Tree) کہتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق قرب قیامت میں یہودیوں کے لئے یہ واحد پناہ گاہ ہوگا، یہ جھاڑی نما ہوتا ہے یہ خود بھی کریہہ المنظر ہوتا ہے اور اس کا پھل بھی بدمزہ اور بدنما ہے۔ پندرہ برس میں جوان ہوتا ہے، اسے قریب قریب لگایا جائے تو یہ باڑ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

غَضُوَرْ: رمّان کے دائیں جانب پانی کی ایک جگہ۔

غُمْدَانُ: صنعائے یمن کی مشہور عمارت جو دراصل ستارۂ زہرہ کا ہیکل تھا۔ اس میں اوپر تلے سات منزلیں تھیں جو سات منازل فلکی کی نمائندگی کرتی تھیں۔ اس بت کدے میں شیر کا مجسمہ تھا

جسے حضرت عثمان کے دور خلافت میں منہدم کیا گیا۔

باب الفاء

فِضَّۃُ: آپ کے ایک خچر کا نام جو فروۃ بن عمرو الجذامی نے آپ کو ہدیہ کیا تھا۔ پھر آپ نے یہ خچر حضرت ابوبکر کو ہبہ کر دیا تھا۔ کسریٰ اور نجاشی نے بھی ایک ایک خچر آپ کو ہدیہ کیا تھا اور دومۃ الجندل سے بھی آپ کے لئے ایک خچر آیا تھا۔

باب القاف

قَائِفُ: قیافہ شناس۔ یہ انسان کے چہرے اور چال ڈھال سے حالات کا پتہ چلاتے تھے۔ عموماً کاہن اور قیافہ شناس ایک ہی شخص ہوتا تھا۔ قیافہ شناسی عربوں میں قدیم زمانے سے رائج تھی۔

القَبَلِیَّۃُ: مدینے میں الفرع کے نواح میں ایک جگہ۔ مدینے اور ینبع کے درمیان ایک پہاڑی چوٹی۔

قُبَّہ: لشکر گاہ کے لئے خیموں اور متعلقہ ضروریات کا انتظام۔ یہ بنو مخزوم کے سپرد تھا۔

القَصْوَاء: آپ کی ایک اونٹنی کا نام جس پر آپ نے سفر ہجرت اور سفر حدیبیہ وغیرہ کیا تھا۔

قَعْقَاع: بنی تمیم کے ایک شخص کا نام۔ زمانہ جاہلیت میں یمامہ اور بحرین کا ایک راستہ

قَفَا آدَمَ: ایک پہاڑ کا نام۔

قَلَامِسَۃ: قَلَمَّس کی جمع۔

قُلْزُم: دیکھئے بحیرۂ احمر۔

قَلْعِیَّۃ: آپ کی ایک تلوار کا نام جو بنی قینقاع کے ہتھیاروں میں سے آپ کے حصے میں آئی تھی۔

قَلَمَّسْ: وہ شخص جس نے سب سے پہلے نسی کا مہینہ بڑھایا۔ بعد میں ہر ناسی کو قلمس کہا جانے لگا۔

القَمَرَۃُ: آپ کے ایک حربہ (چھوٹا نیزہ) کا نام

قُوسٌ: حجاز کی وادیوں میں سے ایک وادی۔

قُوص: صعیدِ مصر کے قریب نیل کے مشرقی جانب ایک بڑا شہر جہاں شدید گرمی پڑتی ہے۔

قَیس بن زَائِدہ: حضرت عبداللہ ابن ام کلثوم کے والد اور ام المؤمنین حضرت خدیجہؓ کے حقیقی ماموں۔

قَیسُ بنُ سَعْدِ بنِ عُبَادَۃَ الانْصَارِیُّ الخَزْرَجِیُّ: یہ آپ کے لئے امیر کے محافظ کی مانند تھے۔ مدینے میں امیر معاویہ کے اقتدار کے آخری ایام میں وفات پائی۔

باب الکاف

کَبِیْسَۃُ: لیپ کا سال جس میں ایک ماہ کا اضافہ کیا جاتا تھا۔ اور سال تیرہ ماہ کا ہوجاتا تھا۔ یعنی ہر تیسرے اور کبھی دوسرے سال کے بعد سال کے بارہ مہینوں میں ایک مہینہ کا اضافہ کر کے تیرہ مہینے کا سال بنایا جاتا تھا۔ اس طرح ۱۹ سالہ میطونی دور کے سات سال تیرہ تیرہ ماہ کے بنائے جاتے اور بقیہ بارہ سال بارہ بارہ ماہ کے ہوتے تھے۔ اسی تیرہویں مہینے کو کبیسہ یا لیپ کا مہینہ کہا جاتا تھا۔

کَرَاءُ یا کِرَاءُ: ارض بیشہ میں ایک پہاڑی راستہ جہاں شیروں کی کثرت تھی۔ مکہ اور طائف کے درمیان ایک پہاڑی راستہ۔

کَسَابُ یا کُسَابُ: مکہ کا ایک پہاڑ۔ دیارِ ہذیل میں حزم بنی لحیان کے قریب ایک پہاڑ۔

کعبہ: سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ کی عبادت کی غرض سے اس کو تعمیر کیا تھا۔ اس کی تعمیر ثانی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی تھی تاکہ دنیا میں اللہ کا نام لیا جائے۔ پھر آہستہ آہستہ یہ اپنے وقت کا بہت بڑا بت کدہ بن گیا، اس کے متولی بنو جرہم تھے، ان کے بعد بنو خزاعہ اس کے کلید بردار ہوئے۔ اسی زمانے میں بت رکھے گئے، پھر قریش اس کے متولی ہوگئے اور ظہور اسلام تک یہی حالت رہی۔ اس طرح دنیا کے اس پہلے گھر میں جو اللہ کی عبادت کے لئے تعمیر کیا گیا تھا۔ ۳۶۰ بت نصب کردیئے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان ۸ ہجری میں فتح مکہ کے وقت اس گھر کو ان بتوں سے پاک کیا۔ اس طرح سرزمین حجاز سے کفر کا خاتمہ ہوگیا۔

کَعِیْت: ایک بت۔ عسائیت قبول کرنے سے پہلے اہل صنعاء اس کی عبادت کرتے تھے جو لکڑی کا تھا اور ساٹھ ہاتھ لمبا تھا۔

کُوْثَیٰ: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جائے پیدائش، یہ بابل کے شمال مشرق میں، بابل سے تقریباً ۴۰ کلومیٹر پر تھا۔ معجم البلدان میں ہے کہ یہ نھر کُوْثَیٰ کے کنارے واقع تھا جو فرات سے نکالی گئی پہلی نہر تھی۔

اَلْکَھْفُ: اس وسیع غار کو کہتے ہیں جو پہاڑ کے اندر ہو۔ اصحاب کہف کا غار۔

باب الام

لِزَازْ: ایک گھوڑے کا نام، جو مقوقس نے آپ کو ہدیہ کیا تھا۔

اللُّحَیف: آپ ﷺ کی ایک تلوار کا نام۔

باب المیم

المَأثُوْر: آپ ﷺ کی ملکیت میں آنے والی پہلی تلوار۔ یہ تلوار آپ کو اپنے والد کے ترکے میں ملی تھی۔ ہجرت کے وقت آپ اس کو مدینے لے گئے تھے۔

مَارِدِین: دُنَیْسَرْ اور نَصِیْبِیْن کے قریب ایک پہاڑ کی چوٹی پر ایک مشہور قلعہ۔

مَجُوْس: آتش پرست۔ مجوسیت ایران کا سرکاری مذہب تھا۔ عربوں پر ایران کے مذہبی اثرات نہ ہونے کے برابر تھے، صرف قبیلہ بنی تمیم کے کچھ لوگ مجوسی ہو گئے تھے۔

مُحَجَّرَۃُ (اموال): بتوں پر چڑھاوے کے اموال اور نذرانوں کا انتظام۔ یہ کام بنوسہم کے سپرد تھا۔

محمد العتقی: محمد بن عبدالرحمٰن بن القاسم بن خالد بن جنادہ المصری۔ مؤرخ اور کئی کتب کے مصنف۔ جن میں التاریخ الکبیر، الوسیلۃ الی درک الفضیلۃ، سیرۃ العزیز، ادب الشہادۃ شامل ہیں۔ ۳۸۴ ہجری میں وفات پائی۔

محمد بن مسلمہ: ابوعبدالرحمٰن المدنی محمد بن مسلمہ الانصاری الاوسی۔ انصاری صحابی، غزوۂ تبوک کے علاوہ بدر سمیت تمام اہم غزوات میں شریک رہے۔ تبوک میں شریک نہ ہو سکے بعد میں حضور ﷺ نے آپ کی معذرت قبول فرمالی۔ ۷۷ سال کی عمر میں ۴۶ھ میں وفات پائی۔

المُخَضَّبُ: پانی پینے کا ایک چھوٹا پیالہ جو پتھر سے بنا ہوا تھا۔

مَدَانْ: ایک بت، یمن کا ایک قبیلہ عبد المدان اس کی پرستش کرتا تھا اور اسی نسبت سے ''مدان کے بندے'' کہلاتا تھا۔

مدینۃ الاسلام: بغداد

المِرْبَدْ: وہ جگہ جہاں کھجوریں خشک کی جاتی ہیں۔ ہجرت کے بعد مدینے میں جس جگہ مسجد نبوی تعمیر کی گئی وہ دو یتیم لڑکوں سہل اور سہیل کی ملکیت تھی اور اس میں کھجوریں سکھائی جاتی تھیں، آپ نے ان سے وہ جگہ خرید کر مسجد تعمیر فرمائی۔ آپ ﷺ کے حکم سے حضرت ابوبکر نے ان کو اس کی قیمت ادا کی۔

المُرتجز: آپ کے ایک گھوڑے کا نام جو سفید رنگ کا تھا۔

المِروَاحُ: آپ کے ایک گھوڑے کا نام جو رُھاوِیّین کے وفد نے دیگر ہدایا کے ساتھ آپ کو ہدیہ کیا تھا۔

المَرُّوت: ایسی زمین جس میں کوئی چیز نہ اگتی ہو۔ ایک نہر کا نام۔ ایک وادی جو تمیم اور قشیر کے درمیان واقع تھی۔

المَروَہ (ذو): وادی القریٰ کے قریب ایک بستی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ وادی القریٰ اور خشب کے درمیان ہے۔

مُزَفّت: لاکھ یا رال سے بنے ہوئے برتن میں نبیذ (شربت) بنانا آپ نے اس سے منع فرمایا۔ کیوں کہ ایسے برتنوں میں نبیذ میں جلد نشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ نیز ان برتنوں میں شراب رکھی جاتی تھی اس لئے آپ ﷺ نے ان برتنوں کے استعمال ہی سے منع فرمادیا، تاکہ شراب کا خیال ہی نہ آئے۔

مَسْجد جُواثیٰ: قدیم بحرین (سعودی عرب) کے شہر جواثی میں ایک مسجد، بخاری اور سنن ابی داؤد کی روایت میں ہے کہ مسجد نبوی کے بعد سب سے پہلا جمعہ بحرین کی ایک بستی جواثی کی مسجد میں ادا کیا گیا، اس کو مسجد عبد القیس بھی کہتے ہیں۔ سعودی عرب کے مشرقی صوبہ الاحساء میں جواثی کے کھنڈرات پائے جاتے ہیں جہاں مسجد کے آثار بھی ہیں۔

مسجد عبد القیس: دیکھئے مسجد جواثی۔

مصطلق: جذیمہ بن سعد بن عمرو بن ربیعہ بن حارث کا لقب ہے۔ اس کی اولاد کو بنو مصطلق کہتے ہیں، جو بنو خزاعہ کی ایک شاخ ہے۔

مُضَبَّبُ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالے کا نام۔ جو تین جگہ سے چاندی کے ساتھ جڑا ہوا تھا۔

معاویہ بن ابی سفیان: معاویہ بن ابی سفیان بن حرب بن امیہ رضی اللہ عنہ، مشہور صحابیٔ رسول ﷺ۔ امیر المؤمنین۔ تقریباً ۱۹ سال مسلمانوں کے امیر رہے۔ دمشق میں ۶۰ھ میں ۷۸ سال کی عمر میں وفات پائی۔

مغلطائی: علاؤ الدین بن قلیج بن عبد اللہ البکجری الحنفی، مغلطائی ترکی کے ایک علاقے کی طرف نسبت ہے۔ ترکی الاصل تھے، ۶۹۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۷۶۲ھ میں وفات پائی۔ متعدد کتب تحریر کیں، جن میں سیرت مغلطائی نسبتاً زیادہ معروف ہے۔

المُغِیرَ بنُ شُعْبَۃَ الثَقَفِيّ (رضی اللہ عنہ): یہ اسلحہ لے کر آپ کے آگے آگے چلتے تھے، سن ۵۰ھ میں وفات پائی۔

مَکْحُول: آپ ﷺ کے ایک غلام۔

مَلَکَانُ: طائف کا ایک پہاڑ۔ مکے سے ایک رات کی مسافت پر ہذیل کی ایک وادی جس کے زیریں حصے میں بنی کنانہ آباد تھے۔

المَمْشُوق: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چھڑی کا نام۔

مَوْزَعْ: یمن میں ایک جگہ جو عدن کے حاجیوں کی چھٹی منزل ہے۔

مِهْجَعْ: حضرت عمر بن خطاب کے غلام۔ غزوۂ بدر میں عمرو بن الحضرمی کے بھائی عامر حضرمی نے ان کو شہید کیا۔

مَهْزُوْر: مدینے کی ایک وادی جہاں بنو قریظہ آباد تھے۔

مَهْزُوراً: مدینے کی ایک وادی جو پتھریلے علاقے (حرۃ) سے نیچے کی طرف اترتی تھی۔

باب النون

نَاسِئ: نسی والے تیرہویں مہینے کا اضافہ کرنے والا مذہبی رہنما۔ عربوں میں نسی کا فریضہ قبیلہ بنو کنانہ کے سپرد تھا۔

النَّبَکُ: حمص اور دمشق کے درمیان ایک بستی جس میں ایک عجیب و غریب چشمہ ہے، جس کا پانی موسم گرما میں خوب ٹھنڈا، صاف، پاکیزہ اور میٹھا ہوتا ہے۔

نَبِيْذ: اس شربت کو کہتے ہیں جو کھجور، انگور، شہد، جو اور گیہوں سے بنایا جائے، خواہ اس میں نشہ ہو یا نہ ہو، انتباذ یہ ہے کہ کھجور یا انگور کو پانی میں بھگو دیں، جب پانی میٹھا ہو جائے تو اس کو پی لیں، شراب کے برتنوں میں نبیذ بنانے سے اس میں جلد نشہ پیدا ہو جاتا ہے، اس لئے آپ نے اس سے منع فرمایا۔ چمڑے کے برتن مشک وغیرہ میں نبیذ بنانے سے اس میں نشہ پیدا نہیں ہوتا، اگر اس میں نشہ پیدا ہو جا... تو چمڑا پھٹ جاتا ہے۔

نَجَفْ: فرع کے علاقے میں ایک چشمہ جس سے کھجور کے بہت سے درخت سیراب ہوتے ہیں۔

نُسَاۃ: ناسی کی جمع۔

نَسِئ: قمری مہینوں کو کبیسہ کر کے شمسی بنانا۔ وہ عمل جس کے ذریعے سال کے بارہ مہینوں میں ایک مہینے کا اضافہ کیا جاتا تھا، نسی کے لغوی معنی بڑھانے اور مؤخر کرنے کے ہیں۔ عرب کے لوگ ہر تیسرے سال ایک تیرہویں مہینے کا اضافہ کر دیتے تھے جو ذوالحجہ اور محرم کے درمیان ہوتا تھا اور حرام نہ ہوتا تھا، اس کا اعلان حج کے موقع پر کیا جاتا تھا۔ چوں کہ نسئ سے تین حرام مہینوں کا

تسلسل ٹوٹ جاتا تھا اس لئے حرام مہینوں کی تعداد پوری کرنے کے لئے صفر کے مہینے کو حرام قرار دیتے تھے جو عام حالت میں حرام مہینہ نہیں ہوتا تھا۔ اس طرح ذوالحجہ، محرم اور صفر حرام مہینے قرار پاتے۔

نَعمانْ: مکہ اور طائف کے درمیان ایک شہر یا وادی۔

النَّعْیَۃُ: آپ کے ایک چھوٹے نیزے (حربہ) کا نام

نَقِیْر: کھجور کی لکڑی کھود کر اس کو پیالہ کی طرح بنالیتے ہیں۔ اس کو نقیر کہتے ہیں، اس میں نبیذ بھگویا جائے تو اس میں جلد نشہ پیدا ہوجاتا ہے۔ اسی لئے آپ نے اس میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا ہے۔

نکاح بدل: اسلام سے پہلے عربوں میں رائج نکاح کی ایک شکل۔ اس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ ایک شخص اپنی بیوی دوسرے کو دے کر اس کی بیوی اپنے لئے رکھ لیتا تھا۔

نَھْدِیَۃ: قریش کی ایک کنیز۔ اسلام لانے کی وجہ سے طرح طرح کے عذاب کا شکار تھیں۔ حضرت ابوبکر نے ان کو خرید کر راہ خدا میں آزاد کیا۔

نووی: ابوزکریا یحیٰی بن شرف بن مری بن الحزامی الحورانی الشافعی، محرم ۶۳۱ھ میں پیدا ہوئے، متعدد کتب تحریر کیں۔ جن میں المنہاج، الاذکار، ریاض الصالحین، تہذیب الاسماء واللغات وغیرہ شامل ہیں۔ شارح مسلم کی حیثیت سے معروف ہیں۔ ۶۷۶ھ میں وفات پائی۔

باب الواوٰ

واقدی: ابوعبداللہ محمد بن عمر بن محمد بن واقد، وفات ۲۰۷ھ۔ مغازی کے امام۔ روایاتِ سیرت کا ایک بہت بڑا حصہ انہی سے مروی ہے۔ ان کی ایک کتاب ''کتاب المغازی'' مارسڈن جونس نے اضافہ کر کے شائع کردی ہے، جو سیرت کی قدیم ترین کتاب شمار ہوتی ہے۔ بغداد کے قاضی بھی رہے ہیں۔

الوَرْد: یہ گھوڑا تمیم داری رضی اللہ عنہ نے آپ کو ہدیہ کیا تھا، پھر آپ ﷺ نے یہ حضرت عمر کو ہدیہ کردیا، اس کا رنگ سیاہی مائل سرخی اور زردی کے درمیان تھا۔

باب الھاء

ھاتِفْ: غیبی آواز میں بولنے والا جو نظر نہیں آتا۔

هُبَیْرَہ بن ابی وھب: بنومخزوم کا ایک شخص جو اسلام قبول کرنے والوں کو ایذا دیتا تھا۔

هَضْبَةُ: زمین پر پھیلا ہوا پہاڑی سلسلہ۔ بڑی بڑی بوندوں کی بارش۔

باب الیاء

یَسَارُ: یہ آپ کے غلام تھے اور عُرَنِیُّوْنَ نے ان کو قتل کر کے ان کا مُثلہ کیا تھا۔

یَعْفُوْر: آپ ﷺ کے ایک گدھے کا نام جو فردہ بن عمرو الجذامی نے آپ کو ہدیہ کیا تھا۔

یَعْقُوبِی: احمد بن یعقوب بن جعفر بن وہاب۔ ابن واضح الاخباری کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کی کتاب تاریخ یعقوبی ان کی شہرت کا اصل سبب ہے۔ ۲۸۴ھ میں وفات پائی۔

یہود: ان لوگوں کو کہتے ہیں جو توریت اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اتباع کرتے ہیں، ان کا اصل وطن کنعان ہے مگر عرب میں بھی کچھ یہود آباد تھے، یمن کے تبابعہ نے یہودیت اختیار کر لی تھی۔ بنوکنانہ، بنی حارث بن کعب اور کندہ کے قبائل میں بھی یہودی موجود تھے۔ یثرب، حجاز اور تہامہ میں ان کے مضبوط قلعے تھے۔

قرآن کریم کی عام فہم، مستند اور آسان ترین تفسیر

احسن البیان فی تفسیر القرآن

سید فضل الرحمٰن

ہر سورت کا تعارف اور آیت وار خلاصہ — سلیس ترجمہ

مختصر مگر جامع تفسیر — مشکل الفاظ کی تشریح

علماء، طلبہ، عوام الناس خصوصاً درس قرآن دینے والے حضرات کے لئے انتہائی مفید

آٹھ جلدوں میں مکمل شائع ہوگئی ہے

کل صفحات ۳۷۰۴ — قیمت: ۱۶۸۰

اے۔۴/۱۷، ناظم آباد نمبر۴، کراچی۔ پوسٹ کوڈ: ۷۴۶۰۰۔ فون: ۰۶۶۸۴۷۹۰

E-mail:syed.azizurrahman@gmail.com